سوال

(70) مصنوعی بال اور وگ کی (Wig) کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وِگ اگر گنجا مرد استعمال کرے تو شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟ ایک حدیث کے مطابق گنجا پن ایک عیب ہے۔ اللہ نے ایک فرشتہ کو تین آدمیوں کی آزمائش کے لیے بھیجا۔ ان میں ایک نابینا، ایک کوڑھ زدہ اور تیسرا گنجا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ گنجا پن بہر حال ایک عیب ہے جسے ختم ہونا چاہیے۔ تب ہی اللہ نے گنجے کی آزمائش کے لیے فرشتہ بھیجا اس لیے وگ استعمال کرنی چاہیے۔ کتاب وسنت سے واضح کریں نیز سر پر بال اگانے کا ایک اور جدید طریقہ ہیر ٹرانسپلانٹ سامنے آیا ہے جس کے تحت انسان کے ایک جگہ کے بال اُتار کر دوسری جگہ اُگائے جاسکتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ (ڈاکٹر ظہیر قریشی، سرگودھا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وگ (Wig) یعنی سر پر مصنوعی بال لگانا یا اصلی بالوں کے ساتھ ان کو ملانا شرعی طور پر درست نہیں۔ (سوائے علاج کے جیسا کہ ہیر ٹرانسپلانٹ کا طریقہ علاج ہے) امام اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والے افراد پر لعنت وارد کی ہے۔ چند ایک احادیث ملاحظہ ہوں:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)

(بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5937) مسلم کتاب اللباس والزینة باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة (119-2124) ابو داود، کتاب الترجل باب فی صلة الشعر (4168) ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی الواصلہ والمستوصلہ والواشمہ والمستوشمہ (2783) نسائی کتاب الزینة (5264،5110)

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی پر جسم گود کر نیل بھرنے والی اور بھروانے والی پر۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)

(بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5933) مسند احمد 2/339)

"اللہ تعالی کی لعنت ہو مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی پر جسم گود کر نیل بھرنے والی اور بھروانے والی پر۔"

3۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَالْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ"

(مسند ابی یعلیٰ 9/238 (5350) مسند احمد 1/448، بیہقی 7/208)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی، حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے، اس پر لعنت کی ہے۔"

4۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، - الْمَعْنَى - قَالاَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلاَتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ. زَادَ عُثْمَانُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلاَتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ قَالَ عُثْمَانُ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى. فَقَالَ وَمَا لِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَىِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ. فَقَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَرَأَ ‏((وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا))"

(ابوداؤد کتاب الترجل باب فی صلۃ الشعر (4169) یہ حدیث مختلف طرق اور الفاظ کے ساتھ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد وغیرہ میں مروی ہے)

"اللہ تعالی کی لعنت ہو جسم گود کر نیل بھرنے اور بھروانے والیوں پر، مصنوعی بال لگانے والیوں پر، چہرے کے بال اکھیڑنے والیوں پر، اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں جھریاں بنانے والیوں پر جو کہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرنے والیاں ہیں۔ یہ بات قبیلہ بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی، اسے اُم یعقوب کہا جاتا تھا، اس نے کہا (اے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھے تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی کے کہ تو نے جسم گود کر نیل بھرنے والی اور بھروانے والی، مصنوعی بال لگانے والی، چہرے کے بال اُکھیڑنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں جھریاں بنانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے جو کہ اللہ کی تخلیق بدلنے والیاں ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے، میں ان پر کیوں نہ لعنت کروں۔ حالانکہ یہ کتاب اللہ میں موجود ہے۔ اس عورت نے کہا، میں نے دو تختیوں کے درمیان قرآن کا نسخہ پڑھا ہے، میں نے یہ بات نہیں پائی۔ فرمانے لگے: اللہ کی قسم اگر تو نے اسے (سمجھ کر) پڑھا ہوتا تو ضرور پالیتی۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: "اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں دیں، اسے لے لو اور جس سے منع کریں، اس سے باز آجاؤ۔"

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنے دو استادوں محمد بن عیسیٰ اور عثمان بن ابی شیبہ سے بیان کیا ہے اور واصلات کا لفظ محمد بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے۔

5۔ حمید بن عبدالرحمان بن عوف رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

نِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم) يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ"

(موطا مالک کتاب الشعر باب السنۃ فی الشعر 2/722، بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5932) مسلم کتاب اللباس والزینۃ (122۔ 2127) ابوداؤد کتاب الترجل باب فی صلۃ الشعر (4167) ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی کراھیۃ اتخاذ القصۃ (5260) نسائی کتاب الزینۃ باب الوصل فی الشعر (5260)

"انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سال سنا جب انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے۔ وہ غلام کے ہاتھ سے بالوں کا ایک جوڑا (وگ) لے کر کہہ رہے تھے اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسے جوڑے (وگ) سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے اس طرح بنانا شروع کیا اس وقت بنی اسرائیل ہلاک ہوگئے۔"

6۔ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

إنَّكُم قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ، وَإنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ الزُّورِ قال: وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ رضى الله عنه: (أَلَا وَهٰذَا الزُّورُ) قال قتادة: يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الخِرَقِ"

(مسلم کتاب اللباس والزینۃ (124-2127) مسند احمد 4/93)

"تم نے بُری وضع ایجاد کردی ہے اور یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زُور سے منع کیا ہے۔ ایک شخص ایک لکڑی لے کر آیا جس کی نوک پر ایک چیتھڑا تھا۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خبر دار یہی زُور ہے۔ راوی حدیث قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لا کر بال بہت کرلیتی ہیں۔"

7۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:

ند روى البخاري ومسلم عن عائِشَةَ رضى الله عنها أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ، فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((لَعَنَ اللهُ الوَاصِلَةَ وَالمُسْتَوْصِلَةَ))

(بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5934) مسلم کتاب اللباس والزینۃ (117-2123) نسائی 8/146(5112) مسند احمد 6/111،116،228۔ 234 مسند طیالسی 1/357(1840) تاریخ بغداد 11/309 مسند ابی یعلیٰ 8/194(4753))

"ایک انصاری لڑکی کی شادی ہوئی لیکن وہ مریض ہوگئی اس کے سر کے بال گرگئے۔ انہوں نے چاہا کہ اس کے بالوں میں مصنوعی بال (وگ) ملادیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے۔"

8۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:

عن أَسماءَ بنتِ أَبِي بكرٍ رضى الله عنه أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ رضى الله عنها فقالت: إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي، ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى، فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا، وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا، أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا؟ فَسَبَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الوَاصِلَةَ وَالمُسْتَوْصِلَةَ"

(بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5935) مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم فعل الواصلۃ والمتوصلۃ (116-2123) شرح السنۃ باب النھی عن وصل الشعر والوشم 12/102(3188) مسند احمد 6/345،350،353)

"ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا: میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا تھا۔ پھر اسے بیماری لاحق ہوئی اور سر کے بال گرگئے۔ اس کا خاوند خواہش مند ہے کہ میں اس کے بالوں میں مصنوعی بال (وگ) جوڑدوں۔ اب کیا میں مصنوعی بال (وگ) لگا سکتی ہوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی پر لعنت کی۔"

مندرجہ بالا احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مصنوعی بال (وگ) ناجائز وممنوع ہیں اور یہ جعلسازی اور دھوکہ ہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی عورت کو بھی وگ لگانے کی اجازت نہیں دی جس کے بال بیماری کی وجہ سے گرگئے تھے۔ حالانکہ اس عورت کا خاوند بھی خواہش مند تھا کہ وہ وِگ استعمال کرے لیکن امام اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کام سرانجام دینے والے پر لعنت کی۔

ظاہر ہے کہ عورتوں کے لیے سر کے بال زینت ہیں اور محرم کے سامنے اظہار زینت ایک فطری تقاضا ہے اور اسلام محرم افراد کے سامنے اس کی اجازت بھی دیتا ہے لیکن اس کے باوجود جعلی اور مصنوعی بال استعمال کرنے پر سخت وعید ہے۔ جب عورت کو اس کی اجازت نہیں تو مرد کو وِگ استعمال کرنے کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس حرمت کا اطلاق مردوں پر بالاولیٰ ہے اور صحیح بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5938) وغیرہ میں اسے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود کا عمل قرار دیا ہے چنانچہ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں :

"قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا، فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنَ الشَّعَرِ قَالَ : مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ، يَعْنِي : الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ"

"امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں آخری مرتبہ تشریف لائے تو ہمیں خطبہ دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر فرمایا : میں نہیں سمجھتا کہ یہودیوں کے علاوہ اور کوئی یہ فیشن کرتا ہوگا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زُور (جھوٹ، فریب) سے تعبیر فرمایا یعنی بال جوڑنا۔"

اس حدیث سے بالصراحت سے یہ معلوم ہوا کہ وِگ لگانا یہودیوں کا کام تھا اور آج بھی ہے لہذا مسلمان مرد ہوں یا عورتیں، انہیں وِگ لگانے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

امام ابن قدامہ مقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"فهذه الخصال محرمة؛ لأن النبي صلى الله عليه وسلم لعن فاعلها ولا يجوز لعن فاعل المباح" (المغنی 1/129)

"حدیث میں ذکر کردہ خصلتیں حرام ہیں۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عامل پر لعنت کی ہے اور مباح کام سرانجام دینے والے کو لعنت کرنا جائز نہیں" یعنی وِگ وغیرہ لگانا حرام ہے کیونکہ وِگ لگانے پر شرع میں لعنت وارد ہوئی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"وهذه الأحاديث صريحة في تحريم الوصل، ولعن الواصلة والمستوصلة مطلقا، وهذا هو الظاهر المختار" (شرح مسلم للنووی 14/87 طبع بیروت)

"یہ احادیث وِگ کی حرمت اور وِگ لگانے اور لگوانے والی پر لعنت میں مطلق طور پر واضح ہیں اور یہی مذہب ظاہر و مختار ہے۔"

(نیز دیکھیں السراج الوھاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن الحجاج 2/306 للنواب صدیق حسن خان قنوجی رحمۃ اللہ علیہ)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

"فَقَالَ مَالِكٌ وَالطَّبَرِيُّ وَكَثِيرُونَ أَوِ الْأَكْثَرُونَ : الْوَصْلُ مَمْنُوعٌ بِكُلِّ شَيْءٍ سَوَاءٌ وَصَلَتْهُ بِشَعَرٍ أَوْ صُوفٍ أَوْ خِرَقٍ, وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ بَعْدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا"

"امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بہت سے ائمہ دین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : بالوں کو ہر چیز کے ساتھ جوڑنا منع ہے خواہ انہیں دیگر بالوں یا اون یا کپڑے کے ساتھ جوڑا جائے اور ان ائمہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے احتجاج کیا ہے جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اس بات سے ڈانٹا ہے کہ وہ اپنے سر کے (بالوں) کے ساتھ کسی اور چیز کو جوڑے۔"

(یہ حدیث صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ (121-2126) اور مسند احمد 3/296 میں موجود ہے۔ نیز دیکھیں غایۃ المرام للالبانی حفظہ اللہ ص (80،82)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں :

"وفی ہذا الحدیث أن الوصل حرام، سواء کان لمعذورۃ أو عروس أو غیرہما" (شرح مسلم للنوی 14/88 السراج الوھاج 2/306)

"اور اس حدیث (اسماء) میں یہ بات ہے کہ وِگ لگانا حرام ہے خواہ وہ معذور کے لیے ہو یا دلہن کے لیے یا ان دونوں کے علاوہ کے لیے ہو۔"

نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد فرماتے ہیں :

"وَہُوَ الْحَقُّ" "یہی بات حق ہے"

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"وَفِي ہَذِہِ الْأَحَادِيثِ حُجَّةٌ لِمَنْ قَالَ يَحْرُمُ الْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ وَالْوَشْمُ وَالنَّمْصُ عَلَى الْفَاعِلِ وَالْمَفْعُولِ بِهِ وَہِيَ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ حَمَلَ النَّہْيَ فِيهِ عَلَى التَّنْزِيہِ لِأَنَّ دَلَالَةَ اللَّعْنِ عَلَى التَّحْرِيمِ مِنْ أَقْوَى الدَّلَالَاتِ بَلْ عِنْدَ بَعْضِہِمْ أَنَّہُ مِنْ عَلَامَاتِ الْكَبِيرَةِ" (فتح الباري 10/377)

"ان احادیث میں ایسے آدمی کے لیے دلیل ہے جو کہتا ہے کہ بالوں میں وِگ لگانا، جسم گود کر نیل بھرنا اور چہرے کے بال نوچنا فاعل اور مفعول دونوں پر حرام ہیں اور یہ ان لوگوں پر حجت ہے۔ جو نہی کو تنزیہ پر محمول کرتے ہیں اس لیے کہ لفظ لعن کی دلالت حرمت پر قوی ترین دلالتوں میں سے ہے بلکہ بعض کے نزدیک کبیرہ گناہوں کی علامات میں سے ہے۔

مندرجہ بالا احادیث صحیحہ اور ائمہ محدثین کی تشریحات سے واضح ہوا کہ مصنوعی بال لگانا ممنوع و حرام ہیں اور یہود کی عادات میں سے ہے۔ مرد و زن اس حکم میں برابر ہیں۔

گنجے پن کو ختم کرنے کے لیے صحیح علاج کروایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے دوا و علاج رکھا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَا أَنْزَلَ اللَّہُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَہُ شِفَاءً" (بخاری کتاب الطب 5678)

"اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لیے اس نے شفا بھی نازل کی ہے۔"

اُسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

"عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَہُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِہِمْ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ، فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ ہَاہُنَا وَہَاہُنَا، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّہِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَہُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْہَرَمُ" ((الترمذي، ابو داود، ابن ماجہ، أحمد عن أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ))

"میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آیا اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین (آپ کے گرد) ایسے تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ میں نے سلام کیا پھر بیٹھ گیا دیہاتی لوگ ادھر اُدھر سے آئے تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم علاج کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علاج کرو یقیناً اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی مگر اس کے لیے دوا بھی اُتاری ہے سوائے ایک بیماری کے اور وہ موت ہے۔"

معلوم ہوا کہ ہر مرض کا علاج موجود ہے سوائے موت کے۔ اس لیے گنجے پن کا علاج کیا جاسکتا ہے اور سوال میں موجود جو طریقہ علاج ذکر کیا گیا ہے اس میں بظاہر کوئی ممانعت معلوم نہیں ہوتی جیسے آدمی کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دوسری جگہ پر بطور علاج لگایا جانا بالاتفاق جائز ہے اسی طرح جسم کے کسی جگہ کے بال اُتار کر اگر سر پر لگانے سے بال اُگ آتے

ہیں تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الادب۔ صفحہ نمبر 539

محدث فتویٰ